## سوال

بطور مہر عمرہ کرانا قبول کیا لیکن اپنا وعدہ پورا نہیں کیا

## جواب

لحمد للہ.

ں :

رت کے لیے عمرہ بطور مہر شرط رکھنے میں کوئی حرج نہیں.

وی اللجنۃ الدائمۃ میں درج ہے :

"آپ کے لیے عمرہ بطور مہر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت ایک شخص کے ساتھ اس شرط پر کیا کہ آدمی کو جتنا قرآن مجید یاد ہے وہ بیوی کو یاد کرا دے" انتہی

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی سعودی عرب

ر کمیٹی : بکر ابو زید

ٹی : صالح الفوزان.

ں : عبد اللہ بن غدیان.

ئیس کمیٹی : عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ.

ر (150807) کے جواب کا مطالعہ کریں.

م :

نے بیوی کو جو چیز بطور مہر دی ہے اس کے لیے اسے واپس لینا حلال نہیں، اور نہ ہی وہ بیوی کو واپس کرنے اور مہر سے دستبردار ہونے پر مجبور نہیں کر سکتا.

ر تعالی کا ارشاد ہے :

مان والو تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور نہ انہیں اس لیے روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو، پھر اگر تم نے انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک

تم بیوی کی جگہ اور بیوی بدل کرلانے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے کسی ایک کو خزانہ دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے لوگے

ء (2119).

ؒ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

ضاحت اس طرح ہے کہ بیوی نکاح سے قبل خاوند پر حرام تھی اور وہ اس مہر کے عوض میں ہی اس کے لیے حلال ہونے پر راضی ہوئی ہے اس لیے جب خاوند اس سے دخول کرے اور وہ مباشرت کرے جو نکاح سے قبل اس کے لیے حرام تھی، جسے وہ خاوند کے لیے اس معاوضہ کے بغیر خرچ کرنے کے

یسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص معاوضہ کے مقابلہ میں وہ چیز بھی حاصل کر لیتا ہے، اور پھر چیز لینے کے بعد معاوضہ بھی واپس طلب کرنا شروع کر دے؟ یہ تو شدید قسم کا ظلم و ستم ہوگا" انتہی

ں (172).

ہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جن شروط کے ساتھ تم شرمگاہیں حلال کرتے ہو وہ پورا کرنے کا زیادہ حق رکھتی ہیں"

ر (2721) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

خاوند کے لیے وقت حاضر میں عمرہ پر جانے میں کوئی مانع اور سبب ہو تو اسے مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جب آسانی ہو عمرہ پر جایا جا سکتا ہے، اور اسی طرح اگر اس وقت عمرہ پر جانے کے لیے اخراجات نہیں ہیں تو بھی مؤخر کیا جا سکتا ہے.

اگر دونوں آپس میں اتفاق کر لیں کہ عمرہ پر جانے کی بجائے بیوی کو عمرہ پر جانے کے اخراجات جتنا مال دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں.

ر اگر بیوی اپنی رضامندی کے ساتھ سارا یا کچھ مہر خاوند کو چھوڑ دیتی ہے تو بھی جائز ہے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

وی اپنے خاوند کو سارا یا کچھ مہر معاف کر دے یا لینے کے بعد ہبہ کر دے تو یہ جائز ہے کیونکہ عورت کو اپنے مال میں تصرف کا حق ہے تو یہ تصرف بھی صحیح ہوگا، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ر یہ کہ وہ معاف کر دیں یعنی بیویاں اپنا مہر معاف کر دیں.

ہ ایک دوسری آیت میں ارشاد باری تعالی ہے :

*تو اگر وہ اپنی مرضی سے خود ہی تمہارے لیے چھوڑنے پر آمادہ ہوجائیں تو اسے کھالو اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے .*

مد رحمہ اللہ کہتے ہیں : مروزی کی روایت میں ہے کہ : مہر کے علاوہ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس کے بارہ میں اللہ تعالی نے " تو اسے بڑے مزے اور خوشگوار حالت میں کھالو " فرمایا ہو، یہ صرف عورت کی جانب سے خاوند کو ہبہ کردہ مہر کے متعلق ہی ہے " انتہی

ی (196/7).

ند کا ڈر و تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے، وعدہ خلافی مت کرے؛ کیونکہ وعدہ خلافی تو منافقین کی صفات میں شامل ہوتی ہے .

بر (30861) کے جواب کا مطالعہ کریں.

**واللہ اعلم.**

**اسلام سوال وجواب**

180016